اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

255

روزنامہ الفضل

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷	مورخہ ۲۳ شوال ۱۳۵۸ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ عید الفطر

رمضان کے نتیجہ میں جو خزانہ تمہیں بخشا گیا ہے اسکی حفاظت کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۹ء عیدگاہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دنیا میں کوئی ایک بھی ایسی چیز نہیں جس کے متعلق یہ کہا جا سکے۔ کہ اگر فلاں فلاں شرائط کے ساتھ اس کام کو کر لیا جائے۔ تو یہ کام مکمل ہو جائے گا میری مراد ان کاموں سے ہے۔ جن کے شرعی نتائج نکلتے ہیں۔ سائنس کے تجارب سے میری مراد نہیں۔ تمام حد بندیاں کسی نہ کسی وقت میں جا کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی پہلو ایسا ضرور نکل آتا ہے۔ جو ان شرائط کو بھی نامکمل۔ اور ناقص بنا دیتا ہے۔ جب ہم پڑھا کرتے تھے۔ تو اس وقت کے ریڈروں میں

ایک بڑی عجیب تمثیل بیان کی گئی تھی۔ جو میرے اس مضمون کو اچھی طرح واضح کر دیتی ہے۔ کہتے ہیں کوئی آقا تھا۔ جو اپنے ملازموں کے ساتھ بڑی سختی کا سلوک کیا کرتا تھا۔ اور آہستہ آہستہ جب اس کی یہ شہرت ہو گئی۔ اور لوگوں میں وہ بدنام ہو گیا۔ تو اس کے پاس کوئی شخص نوکر رہنے کے لئے آمادہ نہ ہوتا تھا۔ آخر بہت جستجو کے بعد اسے ایک شخص ملا۔ جس نے یہ شرط اس کے سامنے پیش کی۔ کہ آپ مہربانی کر کے میرے فرائض مجھے لکھ کر دے دیں۔ اور میں انہیں ادا کر دوں گا۔ اگر ان میں میں کوئی کوتاہی کروں۔ تو میں مجرم ہوں گا۔ اور ان سے زائد اگر آپ مطالبہ کریں۔ تو میں نہیں کروں گا۔ اسے چونکہ خادم نہ ہونے کی وجہ سے تکلیف تھی۔ اس نے یہ شرط قبول کر لی۔ اور نوکر کے جتنے فرائض اس کے ذہن میں آ سکتے تھے۔ ان کو ایک کاغذ پر لکھ کر نوکر کے حوالہ کر دیا۔ نوکر نے وہ کاغذ رکھ لیا۔ اور کام شروع کر دیا۔ کچھ روز تک تو دونوں کا نباہ ہوتا رہا۔ ایک دن **آقا گھوڑے پر سوار** ہو کر کہیں جا رہا تھا۔ کہ گھوڑا کسی چیز سے ڈر کر بدکا۔ اور سوار گر گیا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کا ایک پاؤں رکاب میں پھنس گیا۔ اس کا سر تو زمین کے ساتھ گھسٹتا ہوا جا رہا تھا۔ اور پاؤں رکاب میں پھنسا ہوا تھا۔ اور پیچھے پیچھے نوکر چلا جا رہا تھا۔ کیونکہ اس کی ملازمت کے شرائط میں سے۔ ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ جب آقا گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں جائے۔ تو وہ پیچھے پیچھے چلے۔ اس نے نوکر کو پکارا اور کہا۔ کہ میں مر رہا ہوں۔ رکاب میں سے میرا پاؤں جلدی نکال۔ مگر نوکر نے وہ شرائط نامہ جیب سے نکالا۔ اور کہا۔ حضور دیکھئے تو سرکار اس میں شرط یہ لکھی نہیں اب کون شخص ہے جس کے ذہن میں یہ شرط بھی آ سکتی ہے۔

لهدمت صوامع وبيع وصلوات ومساجد يذكر فيها اسم الله كثيرا۔ کہ اگر اسلام میں جہاد کی تعلیم نہ ہوتی تو نہ صرف ایک دوسرے مذاہب کے لوگوں پر ظلم ہوتے بلکہ ایک دوسرے کے معابد و مندر اور گرجے وغیرہ بھی گرا دیتے جاتے۔

جہاں اسلام نے گرجوں اور مندروں کے ذکر کے بعد "مساجد" کا لفظ رکھ کر تاکید کر دی کہ یہ نہیں کہ اگر کوئی اور معبد گرایا جاتے۔ تو چپکے بیٹھے رہو۔ بلکہ سب معابد کی حفاظت ضروری ہے۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر تقریر کی۔ جس میں فرمایا۔ جب آپ کی بعثت کے زمانہ میں ہندوستان میں فتنہ وفساد ہو رہا تھا آپ نے اس اصل کو دنیا کے سامنے پیش کیا کہ ان من امة الا خلا فيها نذير یعنی ہر امت میں نبی آتے ہیں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم کسی کے پیشوا کی توہین کریں۔ ان کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اس اصل سے حضور کی سیرت کا قدرے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ وہ خدا کی وحدانیت کے قائل اور اس کے پرچارک تھے۔ انہوں نے آخری زمانہ میں ایک موعود کی آمد کی پیشگوئی بھی کی۔ چنانچہ ان کو ماننے والے اس موعود کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

آخر میں حضرت میر صاحب نے مختصر تقریر کی اور جلسہ دعا کے بعد تین بجے ختم ہوا۔

حضرت فضل عمر کے کارنامے

اس عنوان کی تصنیف حضرت فضل عمر کی پہلی مقدس جوبلی کی تقریب سعید پر احباب کے سامنے آنے والی ہے۔ یہ کتاب خلافت ثانیہ کے پچیس سالہ شاندار عہد کے زریں کارناموں کا دلآویز مرقع ہے۔ اس کے متعلق جماعت کی بعض مایۂ ناز شخصیتوں کے ریویو اور تبصرے بھی ہیں۔ نظارت تالیف و تصنیف قادیان نے اس کتاب کی اشاعت کو منظور فرمایا ہوا ہے۔ احباب کو نہ صرف خود یہ کتاب پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ غیر احمدی حلقۂ احباب میں بھی بکثرت تقسیم کرنی چاہیئے کتاب زیر طبع ہے۔ قیمت عنقریب مشتہر کی جائے گی۔

خاکسار:۔ ظفر اسلام رشید منزل متصل نصرت گرلز ہائی سکول محلہ دار العلوم قادیان

ضرورت رشتہ

یو۔پی کے خطیب و قاضی وہ انصاری خاندان کی تین تعلیم یافتہ کنواری لڑکیوں کے لئے رشتے مطلوب ہیں یو۔پی یا دکن کے خواہشمند دوستوں کو ترجیح دی جائے گی۔
خط و کتابت بنام مولانا عبد الرحیم صاحب نیرؔ۔ نیر کاٹیج قادیان کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائے گرم کوٹ و کمبل

بہترین کوالٹی | کفایتی شدہ نرخ
ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے
ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے
ہمارا مال کھپت ہوتا ہے
ہر قسم کی سہولت | ایماندارانہ سلوک

آزمائش کرنیکے لئے آج ہی سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء کا زخنامہ منگوا کر بلا خط فرمایئے
مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے چھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

سفارشی چٹھی کو ضرور پڑھیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حامل ہذا مستری نظام الدین صاحب ہماری جماعت کے ایک پرانے مخلص ہیں اور سامان ورزش کا کاروبار کرتے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے کاروباری مقابلہ کی وجہ سے مالی تنگی میں مبتلا ہیں۔ چونکہ ایسے حالات میں خدا کے پیدا کئے ہوئے اسباب سے کام لینا ضروری ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں اپنے احمدی دوستوں کی خدمت میں ان کی سفارش کروں۔ جن کا مدارس وغیرہ سے تعلق ہے تاکہ وہ سامان ورزش کی خرید میں امداد دے کر ایک تکلیف میں مبتلا بھائی کی امداد کا ثواب حاصل کریں۔ سو میں اس سفارش میں خوشی پاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے دوست اس بارے میں توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔ میں مستری صاحب سے بھی توقع کرتا ہوں۔ کہ وہ ہر طرح اچھا مال سپلائی کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کریں گے فقط والسلام:۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد از قادیان ۶/۳/۳۹

ہمارے ہاں ہر قسم کا سامان سپورٹس اعلیٰ اور ارزاں قیمت پر مل سکتا ہے مثلاً فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ بیٹ۔ بیڈمنٹن۔ ہاکی ٹینس ریکٹ وغیرہ وغیرہ چند اشیاء کی قیمت درج ہے۔ فٹ بال۔ ٹی شیپ اول درجہ مع بلیڈر ۵/۸/۰ والی بال کردم نیہ ربڑ بلیڈر درجہ اول ۔/۱۴/۳ ہاکی سٹک تحفہ گلا کٹ اول درجہ ۔/۱۲/۲

ملنے کا پتہ:۔ نظام اینڈ کو سیالکوٹ سپورٹس ورکس گرین وڈ سٹریٹ شہر سیالکوٹ

260

حضرت سلطان القلم امام مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات

(کی)

قیمت میں پچاس فیصدی رعایت

پچاس ۵۰ روپیہ کی ستر کتابیں صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں

اب تو کسی احمدی دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ اور جہاں دوسری ضروریات پر زندگی میں صدہا بلکہ ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا رہتا ہے۔ صرف پچیس روپیہ کے عوض اس نایاب خزانہ کو حاصل کر کے اپنے گھر میں **احمدیہ لائبریری** قائم کر لینی چاہیئے۔ تاکہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کی جاسکے۔ اور بال بچوں کو **احمدیت کی حقیقی تعلیم** سے آگاہ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ:-

"ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کسی میدان میں کسی بڑے سے بڑے غیر احمدی مولوی سے شکست کھا کر مغلوب نہیں ہوسکتا"

نیز آپ نے فرمایا ہے کہ:-

"جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی **ستر کتابیں** جو بجائے **پچاس** روپیہ کے صرف **پچیس** روپیہ میں ملتی ہیں۔ ان میں سے صرف دس کتابوں کی سابقہ اور موجودہ قیمتیں آپ کے ملاحظہ کیلئے درج کی جاتی ہیں:-

(۱)	ازالہ اوہام ہر دو حصہ مکمل	قیمت اصلی	سے	موجودہ	عہ
(۲)	تریاق القلوب ــ	قیمت سابقہ	۱۲	"	عہ
(۳)	براہین احمدیہ جلد پنجم ــ	"	۱۲/۸	"	عہ
(۴)	سرمہ چشم آریہ ــ	"	عہ/۸	"	۱۰
(۵)	منن الرحمٰن ــ	"	عہ/۸	"	۷
(۶)	آئینہ کمالات اسلام	"	للعہ	"	۱۲/۲
(۷)	حقیقۃ الوحی ــ	"	صہ	"	۱۲/۸
(۸)	چشمہ معرفت	"	۱۲/۸	"	عہ/۴
(۹)	خطبہ الہامیہ	"	عمہ	"	۸
(۱۰)	شہادت القرآن	"	۱۰	"	۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

علاج معالجہ

امراض عام و خاص کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جاسکتا ہے سل۔ دق۔ بواسیر۔ کھانسی۔ بخار۔ ریح۔ دمہ۔ یرقان۔ بدہضمی کمزوری۔ ہر مرض کا مفصل حال تحریر کر کے دوائی یا نسخہ منگوائیں۔ قیمت دوائی و فیس معمولی

ڈاکٹر حکیم فضل کریم بالاکوٹ ضلع ہزارہ

دی مغل لائن لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۸۷۷ء)

گذشتہ ساٹھ سال سے حجاج کی خدمت کرنیوالی سب سے پہلی اور بڑی لائن

عازمان حج کو خوشخبری

حکومت ہند نے حاجیوں کے لئے سفر کا انتظام کر دیا ہے۔ لہذا آپ اپنی سب سے بڑی اور مقدس آرزو یعنی فریضہ حج کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال حج اکبر ہوگا۔ مغل لائن زائرین کے لئے ہر سہولت بہم پہنچا رہی ہے

تاریخ روانگی

بمبئی سے براستہ کراچی جدہ تک

جہاز ایس۔ ایس "اسلامی" ۵۸۷۹ ٹن بمبئی سے ۴ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" کراچی سے ۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
جہاز ایس۔ ایس "رضوانی" ۵۴۴۸ ٹن بمبئی سے ۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" کراچی سے ۱۲ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا

مشروط روانگی

جہاز ایس۔ ایس "خسرو" بمبئی سے ۱۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" کراچی سے ۲۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
جہاز ایس۔ ایس "اسلامی" بمبئی سے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا
" کراچی ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگا

یہ تاریخیں اندازاً ہیں۔ اور بغیر نوٹس ان میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد حسب ضرورت حج کے موسم کے اختتام تک مزید جہاز روانہ ہونگے

شرح کرایہ واپسی مع خوراک (جس میں قرنطینہ اور حفظان صحت کی فیس شامل ہے)

	بمبئی سے جدہ تک		کراچی سے جدہ تک
درجہ اول	۶۲۱/- روپے	ــ	۵۹۷/- روپے
" دوم	۴۶۴/- "	ــ	۲۰۲/- "
ڈیک	۱۷۳ "		۱۶۷/- "

جہازوں کی روانگی کے متعلق مزید تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ پر دریافت فرمائیں:-
(۱) میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کو لمیٹڈ بمبئی (۲) میسرز گراہم ٹریڈنگ کو (انڈیا) کراچی (۳) میسرز ٹرنر مارسین اینڈ کو لمیٹڈ کلکتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن یکم دسمبر۔ فن لینڈ کی موجودہ وزارت ختم ہوگئی اور نئی مرتب ہو چکی ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ وزارت میں تبدیلی روس کی دھمکی سے مرعوب ہونے کے نتیجہ میں نہیں۔ گو فن لینڈ کی طاقت بہت کم ہے۔ مگر وہ اپنی ملکی آزادی کے لئے استقلال اور ثابت قدمی سے جنگ کرے گا۔ فنش فوجوں نے تین سو روسی سپاہی قید کر لئے۔ کئی طیارے گرا لئے اور کئی ٹینک تباہ کر دیئے روس تا حال جزیرہ ہانگو پر قابض نہیں ہو سکا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ آج روسی ہوائی جہازوں نے فن لینڈ کے اہم صنعتی مراکز اور ساحلی مقامات پر شدید بمباری کی۔ کل امریکن سفارت خانہ کے قریب اور فنش وزیر خارجہ کی کوٹھی کے اوپر بم گرائے۔ باوجودیکہ پارلیمنٹ نے وزارت پر کامل اعتماد کا اظہار کیا تھا۔ مگر وہ پھر بھی مستعفی ہوگئی۔ صدر امریکہ نے روس اور فن لینڈ سے اپیل کی ہے کہ جنگ میں شہری آبادیوں پر بمباری نہ کریں۔

پیرس یکم دسمبر۔ دو فرانسیسی جہازوں نے بحیرہ شمالی میں ایک جرمن آبدوز پر حملہ کر کے اسے غرق کر دیا۔ اور چار جرمن ہوائی جہازوں کو شدت طوفان سے مجبور ہو کر بحیرہ شمالی میں اترنا پڑا۔

مغربی محاذ کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے کہ چند مقامات پر دشمن کی فوجوں نے حملہ کی کوشش کی۔ مگر پسپا کر دیا گیا آج جرمن کمانڈر انچیف نے جرمن محاذ پر جا کر اپنی فوجوں کا معائنہ کیا۔

بوئنس آئرز یکم دسمبر۔ ارجنٹائن گورنمنٹ نے برطانیہ۔ فرانس اور جرمن حکومتوں کو ایک یادداشت ارسال کی ہے کہ غیر جانبدار ممالک کی اطلاع کے بغیر سمندروں میں سرنگیں بچھانا اور جرمنی کی تجارت برآمد پر قبضہ کرنا بین الاقوامی قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے۔

نئی دہلی یکم دسمبر۔ مسلمانوں کے ایک وفد نے مرکزی حکومت کے پاس درخواست کی تھی۔ کہ کلکتہ سے حاجیوں کے جہازوں کی روانگی کا انتظام کیا جائے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اس سال یہ تو نہیں ہو سکتا۔ مگر حاجیوں کو جلد سے جلد کلکتہ سے بمبئی پہنچانے کے لئے سپیشل گاڑیوں کا انتظام کر دیا جائیگا

لاہور یکم دسمبر۔ مقدمہ فتح وال ضلع امرتسر کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے ہائیکورٹ نے پانچ ملزموں کو بری کر دیا۔ ایک کی سزا حبس دوام سے کم کر کے ایک سال کر دی۔ اور ایک کی دو سال کی سزا میں ایک سال کی کمی کر دی۔ ایک ملزم کی سزا میں اضافہ کی درخواست حکومت نے کی تھی۔ جو بری کر دیا گیا تھا۔ اسے بھی ایک سال قید کی سزا دیدی گئی۔

لنڈن یکم دسمبر۔ فرانس میں مقیم برطانوی افواج کے لئے چائے کا انتظام ایک متحرک موٹر کے ذریعہ کیا جا رہا ہے جو وائی۔ ایم۔ سی۔ اے نے تیار کرا کر بھیجا ہے۔ اس میں ایک پینی ڈالنے سے ایک پیالی چائے برآمد ہو سکے گی۔ اس کے علاوہ یہ سگریٹ۔ چاکلیٹ وغیرہ اشیائ بھی فروخت کرے گا۔

دہلی یکم دسمبر۔ مرکزی اسمبلی کا بجٹ سیشن ۴ فروری سے یہاں شروع ہوگا

لاہور یکم دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن پارٹی نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ لاہور کارپوریشن بل کی سلیکٹ کمیٹی میں اس کے دو مزید ممبر لئے جائیں۔ یہ تحریک نامنظور ہو گئی۔ تو مطالبہ کیا گیا کہ ایک یونینسٹ ممبر کی جگہ ایک مخالف ممبر لیا جائے۔ یہ بھی نامنظور ہوا۔ تو مطالبہ کیا گیا۔ کہ ایسی کمیٹی بنائی جائے جس میں کوئی مخالف رکن نہ ہو۔ یہ تحریک منظور ہو گئی۔ اسی دوران میں حزب مخالف نے ہاؤس میں سخت ہنگامہ بپا کر دیا۔ سر نارنگ نے مطالبہ کیا۔ کہ ہر ممبر کے متعلق علیحدہ علیحدہ ووٹ لئے جائیں۔ مگر سپیکر نے اس کو نامنظور کر دیا

لاہور یکم دسمبر۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے خلاف راولپنڈی میں جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس میں آپ کی طرف سے درخواست ضمانت کو سشن کورٹ نے نامنظور کر دیا تھا۔ اب آپ ہائیکورٹ میں یہ درخواست مسٹر گابا کی معرفت دے رہے ہیں۔

گورنر پنجاب نے ایک ایڈوائزری بورڈ مقرر کر دیا ہے۔ جو صوبہ میں اشیاء کی قیمتوں کو قابو میں رکھے گا۔ اس کے صدر وزیر ترقیات ہونگے۔ اس میں تاجروں اور کارخانہ داروں کے نمائندے بھی ہونگے۔ اور ان کی مشکلات سے حکومت کو آگاہ کرتے رہنا بھی اس کے فرائض میں ہوگا۔

لنڈن یکم دسمبر۔ برطانیہ کی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کے خلاف جو قدم اٹھایا گیا ہے۔ وہ بین الاقوامی قوانین کے ہرگز خلاف نہیں کیونکہ جرمنی خود معاہدہ پیرس کی خلاف ورزی کر چکا ہے۔ ہمارا یہ اقدام صرف جرمنی کے خلاف ہے گو اس کا بے حد افسوس ہے کہ اس کا اثر غیر جانبدار ممالک پر بھی پڑتا ہے۔ لیکن جرمنی غیر جانبدار ممالک کے ساتھ جو وحشیانہ اور نقصان رساں سلوک کر رہا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

برطانیہ کے محکمہ بحری کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۳۹ء میں برطانیہ میں اس قدر جنگی جہاز تعمیر ہو رہے ہیں۔ کہ گذشتہ تمام ریکارڈ مات ہو گئے ہیں اس سال کے آخر تک ۹ لاکھ ٹن وزن کے جہاز مکمل ہو جائیں گے۔ اس سے قبل پانچ لاکھ سے زیادہ کبھی نہیں بنائے گئے تھے۔ جنوری ۱۹۳۹ء سے اس وقت تک ۴۰ نئے جنگی جہاز سمندر میں داخل کئے جا چکے ہیں۔ اور اس سال کے آخر تک ۱۶۰ نئے جہاز بالکل مکمل ہو کر کام شروع کر سکیں گے۔ جن میں سے ۹ بہت بڑے جنگی جہاز ہیں۔

محکمہ بحری کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس نے بحیرہ شمالی میں تین سو مربع میل کے اندر برقی سرنگیں بچھا دی ہیں۔ گویا دریائے ٹیمز کے دہانہ سے لے کر ہالینڈ تک۔

معلوم ہؤا ہے ہٹلر اور سٹالین نے اپنی مملکت میں توسیع کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ ناروے کے اخبار لکھتے ہیں۔ کہ فن لینڈ کے بعد روس سکنڈے نیویا کی طرف بڑھے گا۔ چنانچہ اس نے حکومت ناروے سے تین بندرگاہوں کا مطالبہ کر بھی دیا ہے۔ ناروے کے بعد وہ سویڈن پر قبضہ کرے گا۔

• ماسکو ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے فن لینڈ کے جن علاقوں پر قبضہ کیا ہے۔ وہاں کمیونسٹ حکومت قائم کر دی گئی ہے بنکوں کو ملی بنا دیا گیا ہے۔ جاگیریں ضبط کر لی گئی ہیں۔ اور کمیونزم کی اشاعت کی جا رہی ہے۔

ایک برطانوی جہاز کو جرمن آبدوز نے غرق کر دیا۔ آبدوز مسلسل دو گھنٹے تک جہاز پر گولہ باری کرتی رہی۔ جہازی بچا لئے گئے ہیں

آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آج یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان آج جنگ کے لئے ۱۹۱۴ء کی نسبت زیادہ تیار ہے۔ اب وہ نہ صرف زیادہ افراد سے برطانیہ کی مدد کر سکتا ہے بلکہ دوسرا سامان بھی کافی مقدار میں بھیج سکتا ہے۔ ہندوستان ہٹلرازم کا مخالف اور اسے ملیامیٹ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔

روما یکم دسمبر۔ ترکی اور اٹلی کے مابین تجارتی اور جنگی معاہدہ کی بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ جسے مکمل کرنے کے لئے اٹلی کا ایک وفد عنقریب ترکی آ رہا ہے۔

لنڈن یکم دسمبر۔ دارالعوام میں سر جان سائمن نے اعلان کیا۔ کہ اس وقت

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے سات بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ ؛

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛

آج پہلا یوم سیرت پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس میں شمولیت کی وجہ سے مقامی دفاتر و مدارس میں تعطیل رہی۔ جلسہ کی مختصر روئداد اسی پرچہ میں درج ہے۔

کل دوست محمد صاحب پٹواری کی والدہ صاحبہ نے ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھا۔ اور مرحومہ کو عیدگاہ والے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اگر میں گھوڑے سے گروں۔ اور پاؤں رکاب میں پھنس جائے تو اسے نکالنا بھی ملازم کا فرض ہے۔ تو روحانی و جسمانی تعلقات میں ایسی بیسیوں باتیں ہوتی ہیں۔ اور ان میں ایسا تنوع پایا جاتا ہے کہ ان کی معین طور پر حد بندی نہیں کی جا سکتی خواہ کتنی شرطیں باندھ لی جائیں۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی پہلو ضرور ان سے باہر رہ جاتا ہے۔ نماز کے ساتھ چاہے جتنی شرطیں لگا لو۔ ان کی پابندی پوری احتیاط سے کرو۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی موقعہ ایسا ضرور آئے گا۔ کہ ان حد بندیوں کے باوجود تمہاری نماز ناقص رہ جائے گی۔ اصل چیز یہی ہے۔ کہ نماز کو خدا تعالےٰ کی خاطر پڑھا جائے۔ باقی رہی یہ بات کہ وضو اس طرح کیا جائے۔ اس طرح ہاتھ باندھے جائیں۔ اس طرح جھکا جائے۔ کمر اس طرح رکھی جائے۔ یہ ایسی تفاصیل ہیں۔ کہ

پوری احتیاط کے باوجود

بھی کوئی نہ کوئی پہلو ایسا رہ جاتا ہے جس کی وجہ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ نماز ناقص رہ گئی۔ اسی طرح روزہ ہے۔ تم اس کے متعلق کتنی پابندیاں لگا لو۔ ایسی کوئی معین صورت مقرر نہیں کی جا سکتی۔ کہ کوئی کہہ سکے۔ اس طرح روزہ بالکل مکمل ہو جائیگا۔ خواہ چار صفحات کی شرطیں لکھ ڈالی جائیں پھر بھی کسی نہ کسی پہلو سے نقص رہ جائے گا۔ اور اس طرح روزہ نامکمل ہو جائے گا۔ پس اصل شرط یہی ہے۔ کہ نماز خدا تعالےٰ کے لئے اور حتی المقدور اس کے بنائے ہوئے احکام کے مطابق پڑھی جائے۔ روزہ خدا تعالےٰ کے لئے اور حتی المقدور اس کے بنائے ہوئے احکام کے مطابق رکھا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ عام مومن کے لئے دین العجائز ہی بہترین چیز ہے۔ بڑھیا والا ایمان ہی کافی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اور اس کے رسول نے ایک بات کہہ دی ہے۔ اس لئے اسے اختیار کرنا چاہیئے۔ لمبی بحثوں میں پڑنا اچھا نہیں۔ صرف یہ کافی ہے۔ کہ اللہ و رسول کا یہ حکم ہے۔ اس کی پابندی ہونی چاہیئے اور عوام کے لئے یہ

دین العجائز ہی بہترین چیز

ہے۔ اس لئے کہ ان میں اتنی قابلیت نہیں ہوتی۔ کہ وہ ہر بات سے فلسفیانہ نتائج اخذ کر سکیں۔ دوسروں کے لئے بھی یہی بہتر ہوتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے عوام کے لئے نمونہ بننا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق فلسفیانہ موشگافیاں کی جائیں۔ تو آسان مسائل بھی نہایت پیچیدہ بن جاتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ منالی سے واپس آ رہا تھا۔ راستہ میں ایک سکھ وکیل مجھ سے ملے۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں بعض باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ پہلے سے سلسلہ احمدیہ کی کتب کو مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ بعض باتیں میری سمجھ میں نہیں آتیں۔ مثلاً یہ کہ شراب کی اسلام نے ممانعت کی ہے۔ کیونکہ اس سے انسان بدمست ہو جاتا ہے۔ لیکن سینکڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جو شراب کے استعمال سے بدمست نہیں ہوتے۔ انہوں نے ساری عمر کبھی اتنی شراب نہیں پی۔ کہ دماغ پر اس کا اثر ہو۔ اور اسلام اس کے فوائد بھی تسلیم کرتا ہے پھر اس کے استعمال کی ممانعت کیوں کی گئی ہے۔ کیوں اس پر پابندی نہیں لگا دی میں نے کہا۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ بعض لوگ ایسے ہو سکتے ہیں۔ جو بدمست نہ ہوں۔ لیکن ہر انسان کی عقل مختلف ہوتی ہے۔ اور ہر شخص اس کا اہل نہیں ہوتا۔ کہ صحیح اندازہ کر سکے۔ میں نے کہا آپ وکالت کرتے ہیں۔ اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ بیسیوں باتیں ایسی ہیں۔ جو کئی لوگ کر سکتے ہیں۔ اور کئی نہیں کر سکتے۔ لیکن ان کے متعلق جو قانون ہوتا ہے۔ اس کے

نفاذ میں کوئی امتیاز

نہیں کیا جاتا۔ مثلاً دفعہ ۱۴۴ کا اگر نفاذ کسی شہر میں کیا جاتا ہے۔ تو یہ فرض کر کے نہیں کیا جاتا کہ تمام لوگ یہاں کے فسادی ہیں۔ وہاں شریف بھی ہوتے ہیں۔ جو فساد سے بچتے ہیں۔ لیکن اس دفعہ کے نفاذ میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس کا اعلان اس رنگ میں کیا جائے۔ کہ ایسے پانچ آدمی جمع نہ ہوں۔ جو فساد کرنے والے ہیں۔ تو کیا آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کوئی بھی ایسا آدمی ہوگا۔ جو کہے گا۔ کہ میں فساد کی نیت سے آیا ہوں۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ قانون میں یہ نہیں دیکھا جاتا۔ کہ کتنے لوگ اس کی پابندی کر سکیں گے اور کتنے نہیں۔ بلکہ اعلان عام ہوتا ہے۔ اور اس بات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ کہ فساد اور ضرر کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔ اور جب ضرر کا احتمال زیادہ ہو۔ تو اسی کو مقدم رکھ کر حکم دیا جاتا ہے۔ یہ بحث تو میں نے انہیں سمجھانے کے لئے کی۔ ورنہ حقیقت یہی ہے۔ کہ سائنس کی موجودہ تحقیقات سے یہی ثابت ہوا ہے کہ

الکحل قلیل مقدار میں

بھی دماغ پر اثر کرتا ہے۔ میں نے کہا میں مان لیتا ہوں۔ کہ آپ ساری عمر شراب استعمال کریں تو بھی حد کے اندر رہ سکتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ آپ کا ہمسایہ بھی جو عقل و فہم کے لحاظ سے آپ سے بہت کم ہے۔ اپنے آپ کو حد کے اندر رکھ سکتا ہے۔ یا نہیں میں یہ مان لیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے ہمسایہ سے زیادہ اچھے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا آپ کا ہمسایہ بھی اس بات کو تسلیم کر لینے کے لئے تیار ہے۔ وہ تو کہے گا۔ کہ وہ آپ سے زیادہ اچھا ہے اور چونکہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے۔ کہ کون حدود کے اندر رہ سکتا ہے۔ اور کون نہیں اس لئے شریعت اسلامیہ نے عام قانون بنا دیا۔ اور حکم دے دیا کہ آپ بھی شراب استعمال نہ کریں۔ تا آپ کا ہمسایہ بھی اس سے باز رہ سکے۔ یہ ایک

نہایت نازک معاملہ

ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اپنے دوست۔ شاگرد ہمسایہ یا متعلقین کے لئے ایسی باتیں بیان کر سکتا ہوں۔ کہ پھر ان کو تشریح کی کوئی ضرورت نہ رہے۔ اور کام آپ ہی آپ چلتا رہے۔ ہدایات خواہ کتنی مفصل کیوں نہ ہوں۔ پھر بھی کئی پہلو ایسے نکل آئیں گے۔ کہ انسان کو قیاسات سے کام لینا پڑیگا۔ اور وہاں غلطی کا امکان رہے گا۔ اس لئے کوئی ایسی چیز ہونی چاہیئے۔ جو ایسی غلطیوں کو آپ ہی آپ ٹھیک کرتی رہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ بعض نہایت واضح مسائل ہوتے ہیں۔ مگر ان میں بھی اجتہاد کی چھوٹی سی غلطی سے کیا کی کیا صورت بن جاتی ہے

اسی رمضان میں ہمارے گھر میں ہی ایک ایسا مسئلہ پیش ہوا۔ ہمارے گھر کا ایک فرد بیمار تھا۔ بیچ میں افاقہ ہوا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ میں آج روزہ رکھوں گی شاید اللہ تعالےٰ نے یہ مسئلہ ہی حل کرانا تھا۔ جو یہ صورت پیدا ہوئی۔

انہوں نے کہا۔ کہ آج ستائیسواں روزہ ہے۔ میں رکھ لیتی ہیں۔ مگر ستائیسواں روزہ جمعہ کے روز تھا۔ کسی نے ان سے کہا۔ کہ جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا تو جائز نہیں۔ اب یہ بات غلط بھی ہے اور صحیح بھی۔ ایک شخص جو رمضان میں بیمار ہے۔ اگر جمعہ کے روز اس کو افاقہ ہو۔ تو اس کا اس روز روزہ رکھنا ناجائز نہیں۔ یہ ممانعت نفلی روزہ کے متعلق ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کے لئے یہ مسئلہ نہیں۔ کہ جمعہ کے روز علیحدہ روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ بیمار کے لئے روزہ جائز نہیں ہے اور جس روز آپ کو صحت ہو۔ ضرور روزہ رکھنا چاہیئے۔ یہ نہیں۔ کہ اگر ایک شخص جو باقی رمضان میں بیمار رہا ہو۔ کسی جمعہ کے روز اچھا ہو۔ تو اس روز روزہ نہ رکھے۔

رمضان کا تو ہر دن فرض ہوتا ہے۔ اور اس میں جس دن بھی کوئی شخص اچھا ہو۔ اسے روزہ رکھنا چاہیئے۔ وہ دن اگر جمعہ کا ہو۔ تو بھی روزہ رکھنا چاہیئے۔ مگر بعض لوگوں نے نادانی سے یہ مسئلہ بنایا ہوا ہے کہ جمعہ کا روزہ خواہ رمضان کا ہو۔ اکیلا رکھنا جائز نہیں۔ حالانکہ اس میں یہ وضاحت ضرور ہونی چاہیئے۔ کہ یہ نفلی روزوں کے متعلق ہے۔ اگر کسی شخص کے حالات ایسے ہیں۔ کہ وہ صرف جمعہ کو ہی رمضان کا روزہ رکھ سکتا ہے۔ تو اُسے ضرور رکھنا چاہیئے۔

فرض کرو ایک شخص سفر پر ہے۔ وہ جمعہ کو گھر پہونچا ہے۔ اور ہفتہ کو اسے پھر سفر پر روانہ ہونا ہے۔ تو اسے اس جمعہ کا روزہ ضرور رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ فرض روزے ہیں۔ اور ان کا ہر دن فرض ہے۔ مگر بعض مولویوں نے غلطی سے یہ مسئلہ بنا دیا ہوا ہے۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ خواہ کتنے شرائط لگا دیئے جائیں اجتہاد کی صورت میں غلطیوں کا امکان پھر بھی باقی رہتا ہے۔ اور اس لئے محفوظ طریق یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام ہو۔ کہ آپ ہی آپ ایسی غلطیاں درست ہوتی رہیں۔ جس طرح آج کل ایک آلہ

آٹومیٹک ایڈجسٹر

ایجاد ہوا ہے۔ جو ہوائی جہازوں میں لگایا جاتا ہے۔ اور اس میں اگر کوئی معمولی نقص واقعہ ہو جائے۔ تو وہ خود بخود اسے درست کر دیتا ہے ایک جہاز جب بیس ہزار یا چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر رہا ہو۔ تو مشینری میں ذرا سا نقص بھی خطرناک نتائج کا موجب ہو سکتا ہے اور ایسی معمولی غلطیوں کا ہوا باز وں کی نظر سے اوجھل ہو جانا ممکن ہوتا ہے اس لئے ہوائی جہازوں میں ایسے آلے لگا دیئے جاتے ہیں۔ کہ ایسی غلطیاں آپ ہی آپ درست ہوتی رہتی ہیں۔ مثلاً اگر توازن قائم نہ رہے۔ تو آٹومیٹک ایڈجسٹر خود بخود اسے ٹھیک کر دے گا۔

پس کوئی ایسا آٹومیٹک ایڈجسٹر انسان کے لئے بھی ہونا ضروری ہے جو اس کی غلطیوں کو خود بخود درست کرتا رہے۔ انسان سے ہر نیکی نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ میں

غلطی کا امکان

ہے۔ اس لئے ان نیکیوں کو غلطی سے پاک رکھنے کے لئے ایسے انتظام کی ضرورت ہے۔

ایک مرتبہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جہاد پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ جو صحابہ رض تھے ان میں سے بعض روزہ دار تھے۔ اور بعض نہیں تھے۔ جب منزل پر پہونچے۔ تو روزہ دار تو جا کر بستروں پر گر گئے۔ اور جو لوگ روزہ سے نہیں تھے۔ انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے۔ اور دوسرے ضروری انتظامات کئے۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آج بے روزہ روزہ داروں سے بڑھ گئے ہیں۔ دراصل وہ روزہ کا موقعہ ہی نہ تھا۔ یہ نیکی تو تھی۔ مگر بے موقعہ۔ تو بسا اوقات انسان خیر خواہی اور نیک نیتی سے کوئی کام کرتا ہے۔ مگر وُہ بُرا ہو جاتا ہے

ایک شخص کے پاس کوئی فقیر آتا ہے وُہ اسے صدقہ دے دیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ یہ جیسا کہ بیان کرتا ہے بھوکا ہے۔ روٹی کھائے گا۔ اور پیٹ بھرے گا۔ مگر وُہ سیدھا چانڈو خانہ یا شراب خانہ میں پہونچتا ہے۔ اور اس طرح وُہ پیسے خرچ کرتا ہے۔ اب اس نے تو نیکی کی تھی۔ مگر اس نے اس کے دیئے ہُوئے صدقہ کو بدی میں صرف کیا اور اس لئے یہ اگر اسے صدقہ نہ دیتا۔ تو اچھا ہوتا۔ اس نے تو رحم کر کے دیا۔ مگر اس نے اس سے ایسا کام کیا۔ جو ملک کے لئے یا قوم کے لئے یا دین کے لئے مضر تھا اگر اس نے اس سے شراب پی یا کنجر خانہ میں گیا۔ تو دین اور قوم کے لئے مضر فعل کا ارتکاب کیا۔ یا اگر افیون کھائی تو اپنی صحت کے لئے اور قوم کے لئے مضر حرکت کی۔ ہزاروں افعال ایسے ہیں۔ جو انسان کرتا تو

نیک نیتی اور نیک ارادہ

سے ہے۔ مگر نتیجہ چونکہ اس کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وُہ خلافِ توقع نکل آتا ہے۔ اور ان باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسی چیز ہونی چاہیئے۔ جو غلطیوں کو آپ ہی آپ درست کرتی رہے۔ نماز انسان پوری احتیاط سے پڑھے۔ اس کا ترجمہ بھی پوری طرح سیکھ لے۔ قیام۔ سجدہ۔ رکوع ہر حرکت شریعت کی بتائی ہُوئی ہدایات کے مطابق کرے۔ پھر بھی جب وُہ نماز کے لئے کھڑا ہو۔ تو کوئی شخص قریب ہی شور مچانا شروع کر دے۔ تو اس کی توجہ ضرور خراب ہو جائے گی۔ اور اس طرح نماز میں ضرور نقص رہ جائے گا۔ اور یہ بات اس کے اختیار میں نہیں۔ کہ یہ شور نہ ہونے دے بے شک اس کی نیت درست ہو۔ مگر بیرونی شور توجہ کو ضرور خراب کرے گا۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ عام لوگوں کا حال ہے۔ کہ بیرونی شور و شر نماز کی توجہ کو خراب کر دیتا ہے۔ بزرگوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کو تو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور کئی اس قسم کے قصے بھی بنائے ہُوئے ہیں۔

کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام حسین کو جبکہ وُہ نماز میں تھے۔ بچھو نے کاٹ لیا۔ مگر انہیں اس کا پتہ ہی نہ لگ سکا۔ نماز سے فارغ ہُوئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بچھو نے کاٹا ہے یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کسی بزرگ کی کوئی نماز ایسی ہو۔ لیکن یہ بات کہ کسی بڑے سے بڑے بزرگ کی ہر نماز ایسی ہوتی ہے۔

بالکل صریح جھُوٹ

ہے۔ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر خود فرمایا۔ کہ میری نماز خراب ہوگئی۔ آپ نماز پڑھا رہے تھے۔ کہ کسی بچے نے رونا شروع کر دیا۔ آپ نے نماز جلدی جلدی پڑھائی اور فرمایا۔ کہ اس کی ماں اُسے کیوں نہیں پکڑتی۔ اس کے رونے کی وجہ سے میری نماز خراب ہوگئی اور جب رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کا یہ حال ہو۔ تو کسی بڑے سے بڑے بزرگ کے متعلق یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس پر بیرونی شور و شر کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اگر یہ ممکن ہوتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کا سب سے زیادہ امکان تھا۔ مگر جب آپ نے فرمایا۔ کہ میری نماز خراب ہوگئی۔ تو کوئی دوسرا کیوں کر یہ دعوےٰ کر سکتا ہے اسی طرح ایک موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ہُوئے ہی دروازہ کھول دیا۔ پھر ایک اور موقعہ پر آپ نے نماز پڑھتے ہُوئے حضرت زینب رض کی بچی یعنی اپنی نواسی کو اُٹھا لیا سجدہ میں جاتے۔ تو اُتار دیتے اور کھڑے ہوتے۔ تو اُٹھا لیتے۔ اگر نماز میں پتہ ہی نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو رہا ہے۔ تو آپ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتے تھے۔ تو یہ سب باتیں غلط ہیں بے شک

غیر معمُولی طور پر جذب کی کیفیت

بھی ہوتی ہے۔ مگر وہ شاذ ہوتی ہے۔ پھر یہ بھی صحیح ہے۔ کہ عام لوگوں اور بزرگوں کی نمازوں میں ایک حد تک ضرور فرق ہوتا ہے اور جہاں ایک عام آدمی کو ذرا سا کھٹکا اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے ان کو زیادہ شور ہی متوجہ کر سکتا ہے۔ مگر یہ کہ اثر ہو ہی نہیں یہ بات فطرت انسانی کے بالکل خلاف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسان کی نیکی اس کی فطرت کو نہیں دبا سکتی۔ نیکی کا یہ نتیجہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ انسان پانی پیئے اور پیاس نہ بجھے بلکہ نیک آدمی کی فطرت تو زیادہ چمک اٹھتی ہے۔ دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو سیر سیر بھر مٹھائیاں کھا جاتے ہیں اور ان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ مگر انبیاء اور صلحاء ذرا ذرا سی چیز میں مزا محسوس کرتے ہیں۔ اور تھوڑا سا کھا کر بھی ان کی زبان پر تسبیح جاری ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے حواس زیادہ مکمل ہو چکے ہوتے ہیں۔ پس انبیاء اولیاء و صلحاء کے متعلق یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی فطرت مسخ ہو چکی ہوتی ہے۔ بلکہ ان کی فطرت تو زیادہ چمک جاتی ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ ان کے احساسات نہیں ہوتے۔ بے شک انہیں

دوسروں سے امتیاز

حاصل ہوتا ہے۔ ان کی طبیعت آپ ہی آپ دوسری طرف مائل نہیں ہوتی اور دوسرے لوگوں کی آپ ہی آپ اور بلاوجہ دوسری طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔ مگر یہ کہ ان پر اثر ہوتا نہیں بالکل غلط ہے۔ اثر ہر شخص پر ہوتا ہے۔ تم کتنی احتیاط سے نماز پڑھو۔ پاس کوئی ڈھول بجانے لگے۔ یا بچہ شور مچانے لگے۔ تو نماز میں نقص واقع ہو جائے گا اور یہ بات تمہارے اختیار کی نہیں۔ اسی طرح روزہ میں بھی نقص کا پیدا ہو جانا ممکن ہے۔ تم احتیاط سے روزہ رکھتے ہو۔ مگر طبیعت تیز ہے۔ کوئی شخص تم کو گالی دے دیتا ہے۔ اور جواب میں تم بھی اسے گالی دے دیتے ہو۔ اور اس سے روزہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ کے صرف یہ معنی نہیں کہ دن بھر بھوکا پیاسا رہو بلکہ زبان اور دوسرے اعضا کو بھی قابو میں رکھنا ضروری ہے۔ پس یہ بات بھی روزہ میں شامل ہے۔ کہ

اخلاق کو درست

رکھا جائے۔ زبان آنکھ۔ ناک کان کو قابو میں رکھا جائے۔ کوئی شخص اگر روزہ رکھے۔ مگر لوگوں کو مارتا پیٹتا رہے۔ کسی کو گالیاں دے۔ دوسروں کی چغلیاں سنتا ہے۔ تو اس کا روزہ روزہ نہیں۔ بیشک وہ زبان سے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں چکھتا مگر غیبت کا مزا ضرور چکھتا ہے۔ اور جس طرح روٹی منہ میں ڈالکر چبانے سے روزہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر زبان کو غیبت میں استعمال کیا جائے تو روزہ خراب ہو جاتا ہے۔ پس اول تو کسی کام کے لئے ایسی مفصل شرائط کا معلوم ہونا مشکل ہے۔ جن پر عمل کرنے سے کوئی نقص اس میں واقع نہ ہو۔ اور پھر ان کی پابندی کی کوشش کے باوجود نقص کے پیدا ہونے کے کئی بیرونی اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور انسان کے لئے محفوظ طریق یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی آٹومیٹک ایڈجسٹر ایسا ہو۔ جو

آپ ہی آپ ایسی غلطیوں کی اصلاح

کرتا رہے۔ اور جہاں کوئی نقص پیدا ہو اسکو فوراً ٹھیک کر دے۔ اسی طرح ہم محفوظ رہ سکتے ہیں ورنہ نہیں فرض کرو۔ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ اور یہاں تک احتیاط کرتے ہیں۔ کہ پہرہ دار مقرر کرتے ہیں۔ کہ کسی کو پاس نہ آنے دے۔ تا توجہ خراب نہ ہو۔ مگر گھر میں ہی شور ہونے لگے یا اردگرد کے کسی مکان میں شور ہونے لگے۔ تو اس کا کوئی کیا علاج کر سکتا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص روزہ رکھتا ہے۔ اس کی طبیعت غصہ والی ہے۔ اس لئے وہ گھر میں بیٹھا رہتا ہے۔ کہ کسی سے کوئی تکرار کا موقعہ ہی پیدا نہ ہو اور اپنے ملازم کو ہدائت کر دیتا ہے۔ کہ کسی کو پاس نہ آنے دے۔ اور اس طرح اپنے روزہ کی حفاظت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن یہ تو بیرونی باتوں کو روکنے کا انتظام ہے۔ اگر گھر میں ہی کوئی ایسی بات ہو جائے تو اس کا وہ کیا انتظام کر سکتا ہے۔ اس مشکل کا علاج سورۂ فاتحہ میں بتایا گیا ہے۔ اور انسان کو خبر دی گئی ہے۔ کہ کس طرح انسان اس قسم کے فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے فرمایا

ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ الٰہی ہم تیری ہی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ ارادہ ہے کہ تیرے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ مگر یہ ارادہ یکطرفہ ہے۔ ہم اکیلے اسے نباہ نہیں سکتے۔ ہمارے کئی قسم کے تعلقات ہیں۔ بیوی ہے بچے ہیں کسی سے حاکم نہ تعلقات ہیں۔ اور کسی سے ماتحتی کے۔ کہیں طالب علمی کے ہیں اور کہیں استاد ہونے کے

ہزارہا چیزیں

ہیں جو ہماری اس عبادت میں روک بن سکتی ہیں۔ ہم تیری عبادت کرنے تو لگے ہیں۔ لیکن اگر ہمارا افسر حکم دے دے کہ پہلے فلاں کام کرو تو ہم کیا کر سکتے ہیں کبھی ہم عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو ماتحت شور مچاتے آ جاتے ہیں۔ کہ فلاں کام میں نقص پیدا ہو گیا ہے۔ اس کی طرف توجہ کریں۔ کبھی کھڑے ہوتے ہیں۔ تو بیوی کا شور مچاتی ہے کہ گھر کا انتظام خراب ہو رہا ہے۔ کبھی ہمسایوں کی طرف سے کوئی ایسی ہی بات پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر کئی دوست اور کئی دشمن ہیں۔ اور وہ سب اپنی اپنی طرف ہماری توجہ کو کھینچتے ہیں۔ غرض ایاک نعبد ہم تیری عبادت تو کرتے ہیں۔ مگر ایسی چیزیں جو ہماری توجہ کو کھینچ لیتی ہیں۔ ان سے بچ نہیں سکتے۔ اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ ان چیزوں سے محفوظ رہیں اور ہماری عبادت مکمل ہو۔ اور وہ اسی طرح ہو سکتی ہے۔ کہ تیری مدد شامل حال ہے اور جہاں کہیں نقص ہونے لگے وہیں اس کی اصلاح ہو جائے۔ اس کے بغیر ہم نیکی نہیں کر سکتے۔ یہی ایک ایسا آٹومیٹک ایڈجسٹر ہو سکتا ہے جو خود بخود نقص کی اصلاح کرتا ہے۔

لیکن یہاں پہونچکر آپ لوگ کہہ سکتے ہیں۔ کہ میں نے جو تمہید باندھی تھی۔

اس کے رو سے اس پر اعتراض

ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ ہر شخص کی عبادت میں نقص واقع ہو سکتا ہے۔ خواہ انبیاء کی ذات ہو۔ اور اب یہ مضمون میں نے بیان کیا ہے۔ کہ جسے یہ آٹومیٹک ایڈجسٹر حاصل ہو۔ اس کی غلطیاں خود بخود دور ہوتی رہتی ہیں۔ اس پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ کبھی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی توجہ میں بھی نقص ہو سکتا تھا۔ تو ان کے نقص کو اس ایڈجسٹر نے کیوں نہ دور کر دیا۔ اور جب انبیاء کے معاملہ میں یہ کیفیت ہے۔ تو عوام کس طرح اس ایڈجسٹر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ سو اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایک مقام کے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ

جن کا کام دنیا کو سکھانے کا

ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جو سہو ہوتا تھا وہ لوگوں کو سکھانے کے لئے ہوتا تھا۔ انبیاء اور صلحا سے بعض باتیں اللہ تعالےٰ خود کراتا ہے۔ تا دوسروں کے لئے عملی سبق حاصل ہو۔ انبیاء کی اجتہادی غلطیوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ ان سے خود ایسی غلطیاں کراتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے بھی بعض اجتہادی غلطیاں اس نے کرائیں اور آپ کی وہ غلطیاں بھی اپنی ذات میں ایک نشان ہیں۔ کئی واقعات ایسے ہیں۔ کہ اگر ان میں اجتہادی غلطی نہ ہوتی تو نشان اتنا واضح نہ ہوتا۔ ایسی غلطیاں انبیاء کی شان کو بڑھاتی ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ خود کراتا ہے۔ تا ان کی شان کو ظاہر کرے۔ یا دوسروں کے لئے سبق ہو۔ اللہ تعالےٰ ان کو غلطی میں مبتلا ہونے دیتا ہے۔ تا ان کے لئے نشان ہو یا دوسروں کے لئے سبق لیکن عام لوگوں کی حالت اس سے مختلف ہوتی ہے۔ وہ ذاتی طور پر بھی غلطی میں پڑنے کے اہل ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو شخص

کامل توکل کرکے

اور کامل ارادہ کرکے اپنے آپکو اللہ تعالےٰ کے حضور ڈالدیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ الٰہی میرا ارادہ تو تیری ہی عبادت کرنے کا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ اپنے اس ارادہ کو مکمل کر سکونگا یا نہیں میں تیری عبادت کے لئے کھڑا ہونگا۔ تو کئی روکیں پیدا ہوں گی۔ کہیں میرے اپنے خیالات ادھر ادھر جائیں گے کہیں دوسرے لوگ میری توجہ کو خراب کریں گے۔ اور میری کوششوں کے باوجود کئی صورتیں ایسی پیدا ہو جائیں گی۔ جو میرے ارادہ کو مکمل نہ ہونے دینگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تکمیل اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ تو میری مدد کرے۔ اور جو جو غلطیاں ہوتی جائیں تو خود ان کی اصلاح کرتا جائے ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی استعداد اور اخلاص کے مطابق خدا تعالےٰ کی مدد حاصل کرتا ہے۔ میں نے

ایک رویا

کئی دفعہ بیان کی ہے جو یہ ہے۔ میں نے دیکھا کوئی بہت بڑا اور اہم کام میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے راستہ میں بہت مشکلات حائل ہوں گی۔ یہ خلافت سے بہت پہلے کی رویا ہے۔ اور بعد میں یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اس سے مراد خلافت تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا ہے۔ اور وہ مجھے کہتا ہے۔ کہ اس کام کی تکمیل کے راستہ میں بہت سی روکاوٹیں ہونگی بہت مخالفتیں ہوں گی۔ مگر ان سب کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ جب تم کوئی غیر معمولی نظارہ دیکھو۔ اس کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ اور "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے آگے بڑھتے جاؤ۔ چنانچہ میں چل پڑا ہوں میرا راستہ دو پہاڑیوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ اور میں جنگلوں میں سے جا رہا ہوں۔ راستہ میں اندھیرا ہو جاتا ہے۔ بالکل سنسان جنگل ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت خطرہ اور خوف کی جگہ ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ کہ دُور سے شور سنائی دیتا ہے۔ اور مختلف قسم کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔ کوئی مجھے گالی دے دیتا ہے۔ اور کوئی بیہودہ سوال کر دیتا ہے لیکن میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا ہُوا آگے بڑھتا جاتا ہوں۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ تو وہ شور بند ہو جاتا ہے۔ مگر تھوڑی دُور آگے جاتا ہوں تو بعض عجیب قسم کے وجود نظر آنے لگتے ہیں عجیب عجیب شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔ کئی

کئی ہاتھوں والے انسان نظر آتے ہیں۔ کسی کا سر بہت بڑا ہے اور کسی کا بہت چھوٹا مگر جب میں خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا ہوں تو وہ شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ مگر تھوڑی دیر بعد اور بھی بھیانک نظارے دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی ہاتھ کٹا ہُوا علیحدہ نظر آتا ہے۔ کوئی سر بغیر دھڑ کے دکھائی دیتا ہے۔ اور کوئی دھڑ بغیر سر کے۔ کوئی شکل ایسی نظر آتی ہے کہ جس کی لمبی زبان باہر نکلی ہوئی ہے کسی کے بال کھلے ہوئے ہیں، آنکھیں حلقوں سے باہر نکل رہی ہیں۔ اور وہ شکلیں طرح طرح سے مجھے ڈرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ مگر میں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ کہتا ہُوا آگے بڑھتا جاتا ہوں۔ اور جب میں یہ الفاظ کہتا ہوں وہ غائب ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہوں۔ اس رویا میں بھی یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ کہ انسان جب کوئی کام شروع کرتا ہے۔ تو کئی چھوٹی چھوٹی چیزیں اس کی توجہ کو اپنی طرف پھراتی ہیں۔ جب وہ کوئی نیکی کا کام کرنے لگتا ہے۔ تو شیطان اپنا یہ حربہ چلاتا ہے۔ کہ اس کی توجہ پھر جائے لیکن جب انسان ان سے سونہہ پھیر کر اپنے کام میں لگتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ خود اس کی تکمیل کے سامان کر دیتا ہے۔ میری خلافت کے زمانہ میں ہی دیکھ لو

جماعت میں کئی فتنے

پیدا ہوئے۔ جماعت نے ایک حد تک ان کا مقابلہ بھی کیا۔ میں نے بھی جواب دیئے۔ مگر آخر معاملہ خدا تعالےٰ پر چھوڑ دیا۔ اتنا زور نہیں دیا۔ جتنا کہ دشمن چاہتا تھا یا بعض کمزور احمدی چاہتے تھے کئی لوگوں نے مجھے کہا کہ نتیجہ بُرا ہو گا۔ مگر میں نے کہا کہ جو بھی ہو۔ یہ خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ وہ خود اسے سنبھالیگا مجھے اس کی طرف سے یہی حکم ہے۔ کہ جماعت کی ترقی کی طرف توجہ رکھوں بسا اوقات ان فتنوں نے نہایت بھیانک

شکلیں اختیار کیں۔ مگر آخرکار وہ اپنی موت مر گئے۔ اور جس طرح ایک چوہا اپنے بل کے اندر ہی مر جاتا ہے۔ اور باہر کسی کو پتہ بھی نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہُوا یہی حال آج ان فتنوں کا نظر آ رہا ہے تو ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ ہی دراصل وہ مقام ہے۔ کہ اگر انسان صحیح طور پر اسے اختیار کرے۔ تو کامیاب ہو سکتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ اپنی نمازوں اور روزوں پر مغرور ہو جاتے ہیں۔ جو ٹھیک نہیں۔ کل ہی دعا کے موقعہ پر کسی شخص کی آواز میرے کان میں آئی جو کہہ رہا تھا کہ اے خدا تو جانتا ہے۔ کہ ہم نے کس طرح تکالیف اٹھا کر تیرے لئے روزے رکھے ہیں۔ حالانکہ

اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل

میں مومن تکلیف محسوس نہیں کرتا۔ بیشک اسے جسمانی طور پر کچھ تکلیف بھی ہوتی ہے مگر وہ اس کا احساس نہیں کرتا۔ وہ تو انتہائی تکلیف خدا تعالےٰ کے راستہ میں اٹھا کر بھی شرمندہ ہوتا ہے۔ کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔ اور یوں بھی اگر دیکھا جائے تو ہم نے خدا تعالےٰ کے لئے کیا تکلیف اٹھائی ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے ہیں جن کو روٹی ملتی نہیں۔ اور وہ فاقہ پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن جسے ملتی ہے وہ اگر روزہ رکھ کر یہ کہے کہ اس نے تکالیف اٹھا کر رکھا ہے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے مانگنے کی ہزاروں راہیں ہیں۔ یہ کیا ضروری ہے۔ کہ مانگنے کے لئے انسان بے ادبی کا طریق اختیار کرے۔ اور اس طرح اپنے لئے اس کے فضلوں کے دروازے بند کرے۔ یاد رکھو کہ روزے رکھنے کی توفیق بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں۔ اس سال تو میں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کہا کہ اب کے تو میری صحت اتنی گری ہوئی ہے۔ کہ شائد روزے نہ رکھ سکوں مگر جب رمضان شروع ہُوا۔ تو میں

۲۲ روزے مسلسل

رکھتا چلا گیا۔ سوائے ایک کے کہ اس روز مجھے لاہور جانا پڑا۔ اور مجھے پتہ بھی نہ لگا۔ کہ روزے رکھ رہا ہوں۔ تب میں نے خیال کیا۔ کہ اب تو رمضان پورا ہو گیا۔ اور باقی روزے بھی میں رکھ سکوں گا۔ اور اسکے معاً بعد میں ایسا بیمار ہُوا۔ کہ پھر ایک بھی نہ رکھ سکا۔ تو جب میں سمجھتا تھا کہ ایک روزہ نہیں رکھ سکوں گا۔ اس وقت تو ۲۲ رکھ لئے اور پتہ بھی نہ لگا۔ لیکن جب یہ خیال آیا۔ کہ اب تو بہت تھوڑے رہ گئے ہیں یہ تو پورے کر سکوں گا۔ تو ایک بھی نہ رکھ سکا۔ اور تکلیف بھی ایسی شروع ہوئی کہ روزہ رکھنا ممکن ہی نہ تھا۔ یوں تو بیمار کو روزہ جائز نہیں۔ مگر بعض مرض ایسے ہیں انسان رکھ بھی سکتا ہے۔ مگر نقرس کا مرض ایسا ہے کہ اس میں بار بار پانی پینا ضروری ہوتا ہے۔ تا وہ مادہ جو اس مرض کا موجب ہوتا ہے صاف ہوتا رہے۔ تو یہ خدا تعالےٰ کے احسانوں میں سے ایک احسان ہوتا ہے۔ کہ روزہ رکھنے یا کسی نیکی کے کرنے کی توفیق حاصل ہو۔ پس اگر ہم نے روزے رکھے ہیں۔ تو خود کوئی تکلیف نہیں اٹھائی۔ بلکہ

اللہ تعالےٰ نے ہم پر احسان کیا

کہ نیکی کا موقعہ دیا۔ اگر اس قسم کا خیال اس کے دل میں آتا۔ کہ روزوں کے ذریعہ دعا مانگوں تو اس طرح نہ کہتا بلکہ یوں کہتا کہ اے خدا تو نے ہمیں توفیق دی۔ کہ روزے رکھ سکیں۔ اب تو اپنے اس فضل کو مکمل کر دے خدایا اس سارے مہینہ میں تو نے ہم پر فضل کیا ہے۔ اب عید کو ہمارے لئے مکمل کر کے اپنے فضل کو مکمل کر دے۔ اس شخص نے دعا کا یہ رنگ تو اچھا نکالا تھا۔ مگر قلت تدبر کی وجہ سے اسے شکل بری دے دی۔ اگر بجائے یوں کہنے کے کہ ہم نے کس طرح تکلیف اٹھا کر روزے رکھے ہیں۔ وہ دوست یوں کہتے۔ کہ اے اللہ تو نے کتنا فضل کیا ہے کہ روزے رکھنے کی توفیق عطا کی ہے۔ مگر اب اس فضل کو ادھورا نہ رکھ اسے مکمل کر کے ہمیں عید بھی دکھا دے تو کیسی خوبصورت دعا ہو جاتی۔ مومن کے اعمال اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسکے بغیر وہ انکو مکمل نہیں کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اول تو کسی کام کی تکمیل کے لئے ساری شرائط کا علم ہونا ناممکن ہے۔ اور اگر علم ہو تو بھی تشویش کے کئی ایسے سامان موجود رہتے ہیں۔ کہ نقص کا امکان ہر وقت رہتا ہے۔ پس انسان کو کبھی اپنی نمازوں روزوں یا نیکیوں پر غرور نہیں کرنا چاہئے۔ ذرا غور کرو کیا کیفیت ہوگی اس شخص کی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وحی لکھا کرتا تھا۔ کس طرح دوسرے صحابہ

اس کی حیثیت پر رشک

کرتے ہوں گے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر و حضر میں اسے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا کلام سننے کا سب سے پہلے اسے موقعہ ملتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی تو نہایت ہی شاندار چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے متعلق یہ کیفیت تھی۔ کہ احمدی دن چڑھتے ہی عاشقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگتے تھے۔ کہ معلوم کریں حضور کو رات کیا وحی ہوئی ہے۔ ادھر میں نکلا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگے۔ یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے۔ کہ آج کی تازہ وحی کیا ہے۔ آپ کو کیا الہام ہوا ہے۔ اور ہماری یہ حالت تھی۔ کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی۔ کہ دیکھیں تازہ الہام کیا ہے۔ یا پھر خود مسجد میں پہنچ کر آپ کے دہان مبارک سے سنا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی کو لکھنے والے کے لئے کیسا قابل رشک موقعہ تھا۔ کہ وہ سب سے پہلے وحی کو سنتا تھا۔ مگر چھوٹی سی بات پر ایسی ٹھوکر لگی۔ کہ مرتد ہو گیا۔ تو اپنی کسی

نیکی یا خدمات پر فخر کرنا

اور یہ کہنا کہ میں ایسا ہیں ویسا یہ ایک لغو بات ہے۔ انسان کا کوئی نیک عمل مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اور یہی فضل حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دعا سکھائی ہے۔ کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ نیکی کی نیت بے شک انسان کرتا ہے۔ مگر اس کی تکمیل خدا تعالےٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ اور اس میں اللہ تعالےٰ نے اسباب کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ کہ انسان کو اپنے اعمال پر کبھی غرور نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض لوگ حج کر کے آتے ہیں۔ تو ان کی سنگ دلی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور ایسے سنگدل ہو جاتے ہیں۔ کہ کوئی حد نہیں رہتی۔ ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ کوئی اندھی بڑھیا عورت تھی۔ جو ریل کے انتظار میں مسافر خانہ میں بیٹھی تھی۔ اس کے پاس ایک ہی چادر تھی۔ جو کسی نے اٹھا لی۔ اس نے ہاتھ مارا تو معلوم ہوا۔ کہ چادر غائب ہے۔ اس نے کہا۔ کہ وے بھائی حاجیا میری چادر دیدے۔ یعنی بھائی حاجی صاحب مجھ غریب کی چادر دیدو اس شخص نے اس کی بات سنی۔ تو اس کے پاس گیا۔ اور کہا کہ مائی چادر تو لے مگر یہ بتا کہ تجھے یہ کس طرح علم ہوا۔ کہ میں حاجی ہوں۔ اس بڑھیا نے جواب دیا۔ کہ ایسا سنگدل سوائے حاجی کے کون ہو سکتا ہے تو دیکھو بعض انسان وطن کو عزیز و اقارب کو چھوڑ کر حج کے لئے جاتا ہے۔ روپیہ خرچ کرتا ہے۔ تکالیف اٹھاتا ہے۔ مگر دل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے کئی دوستوں نے ذکر کیا ہے۔ کہ حج کے بعد ان کے اندر وہ بات نہیں رہی۔ جو پہلے تھی۔ اور عبادت میں پہلے جیسی لذت محسوس نہیں ہوتی۔ اس قسم کی حالت اکثر اس وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ کہ بسا اوقات انسان اپنے اس فعل کو بہت اہمیت دے لیتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں نے بہت نیکی کی ہے اور اس تکبر کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اسے اخلاص سے محروم کر دیتا ہے۔ پس نیکی کے بعد انسان کو فخر ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ اور خدا تعالےٰ پر احسان نہیں دھرنا چاہئے بلکہ یہی سمجھنا چاہئے۔ کہ میں اب بھی خدا تعالےٰ کے فضل کا محتاج ہوں۔ تب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس پر مزید فضل نازل ہوں گے۔ لیکن جو اپنے اعمال پر غرور کرتا ہے۔ وہ حج۔ نماز اور روزہ کا لفظ لئے بیٹھا رہتا ہے۔ اور مغز سے محروم رہ جاتا ہے۔ جب میں حج پر گیا۔ تو ایک شخص کو میں نے دیکھا۔ جو منیٰ کی طرف جاتے ہوئے بجائے دعا کے

اردو کے نہایت ہی گندے اور عشقیہ اشعار

پڑھ رہا تھا۔ واپسی پر وہ اسی جہاز میں تھا۔ جس میں میں تھا۔ ایک روز میں ٹہل رہا تھا۔ میں نے سنا وہ نہایت حسرت سے ہاتھ مار مار کر کہہ رہا تھا۔ کہ خدایا یہ جہاز کیوں غرق نہیں ہو جاتا۔ جس میں یہ شخص سوار ہے۔ یہ خلافت سے قبل کا واقعہ ہے۔ اسے جب معلوم ہوا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہوں۔ اور یوں بھی میں تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ تو اس نے یہ فقرات زبان سے کہے۔

ایک دوسرے موقع پر میں نے اسے کہا۔ کہ آپ کو حج کی کیا ضرورت تھی جب کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے اردو کے نہایت گندے اور عشقیہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے تو اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات صرف یہ ہے۔ کہ ہمارے ساتھ میں جس شخص کی دوکان ہے۔ وہ حج کر آیا۔ تو اس کی بکری بہت زیادہ ہونے لگی سب لوگ اسی سے سودا خریدنے لگے۔ میرے باپ نے کہا۔ کہ اس طرح تو ہماری دکان تباہ ہو جائے گی۔ تم بھی جا کر حج کر آؤ۔ تا ہم بھی بورڈ پر حاجی کا لفظ لکھ سکیں۔ تو جو شخص حج کے بعد خیال کرتا ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ پر احسان کیا۔ زکواۃ اور دوسرے نیک اعمال کو بھی خدا تعالےٰ پر احسان سمجھتا ہے۔ وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہ ایسا

ادنےٰ درجہ کا خیال

ہے۔ کہ اس کے نتیجہ میں اس کے تمام اعمال اکارت چلے جاتے ہیں۔ گویا تھے ہی نہیں۔ پھر بعض دفعہ انسان کسی عمل کو مکمل بھی کر لیتا ہے۔ مگر ایسے سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ اس کے لئے بعد میں ٹھوکر کی کوئی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ایاک نعبد و ایاک نستعین ہی ایک ایسا ذریعہ ہے۔ کہ جو انسان کو ہر قسم کی ٹھوکروں اور غلطیوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ جب بھی انسان کو نیکی کا موقعہ دے۔ اسے چاہئے کہ خدا تعالےٰ سے ہی اس کی تکمیل کی توفیق طلب کرے۔ کیونکہ اس کے لئے قدم قدم پر ٹھوکر کا امکان ہوتا ہے ایک صحابی کے متعلق مجھے معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں وہ بہت جوشیلے تھے۔ میں جب حج کے لئے گیا۔ تو سفر میں ان کے پاس ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ اور مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ نماز بھی نہیں پڑھتے اور چندہ بھی نہیں دیتے۔ میں نے ایک دوسرے دوست سے کہا۔ کہ ان سے دریافت کریں۔ کہ آپ اتنے بڑے اور پرانے صحابی ہیں۔ یہ کیا بات ہے۔ کہ نمازیں نہیں پڑھتے اور چندے وغیرہ نہیں دیتے۔ انہوں نے پوچھا۔ تو وہ کہنے لگے۔ کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بہت خدمات کی ہیں۔ اب ہمیں ضرورت نہیں اب تم لوگوں کا کام ہے۔ جو بعد میں آئے ہو۔ ہمارا وقت گزر چکا ہوا ہے۔ اب تمہارا وقت ہے۔ کہ کام کرو۔ حالانکہ نیکی کیوقت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ کیونکہ اسکے بدلہ میں اللہ تعالےٰ نے جو انعام دینا ہوتا ہے۔ وہ غیر محدود ہے آریہ لوگ اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں۔ کہ محدود اعمال کے نتیجہ میں غیر محدود انعامات کسطرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے جواب میں فرمایا ہے۔ کہ چونکہ انسان کی نیت غیر محدود ہوتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ انعام بھی غیر محدود دیتا ہے پس انسان کی نیت تو کم سے کم غیر محدود ہونی ضروری ہے۔ کتنا ہی بیوقوف ہے وہ انسان جو تھوڑی دیر نیکی کرنیکے بعد چھوڑ دیتا ہے حالانکہ اسکی محدود نیکی کے نتیجہ میں اسے غیر محدود انعامات حاصل ہونیوالے تھے۔ اور جو شخص غیر محدود انعامات کے باوجود محدود عمل بھی نہیں کرتا اسکی بیوقوفی میں کیا شک ہے انسان کا عمل تو محدود ہی ہوتا ہے۔ کم سے کم اسکی نیت تو غیر محدود ہونی چاہئے۔ بعض صوفی مشرب لوگوں نے اس مسئلہ کو غلط سمجھا ہے۔ ایک دفعہ ایک ایسا ہی شخص مجھے ملا اس نے کہا۔ کہ میں نے کچھ سوال کرنا ہے جمعہ کا روز تھا نماز کے بعد میں مسجد میں بیٹھ گیا اور کہا کہ سوال کریں اس نے کہا۔ کہ کوئی شخص اپنے دوست سے ملنے جائے

258

رستہ میں دریا ہو جسے کشتی میں بیٹھ کر عبور کرنا ہے کشتی میں بیٹھنے کے بعد جب کنارہ آجائے تو وہ کشتی کے اندر ہی بیٹھا رہے یا اتر پڑے۔ میں فوراً سمجھ گیا۔ کہ یہ ارباب طریق کا آدمی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب انسان کو خدا مل گیا۔ تو پھر اسے نماز روزہ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو محض سواریاں ہیں خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے فوراً مجھے جواب سمجھایا اور میں نے کہا کہ آپ کی بات تو ٹھیک ہے۔ اگر تو دریا محدود ہے۔ اور اس کا کنارہ موجود ہے۔ تو جب کنارہ آجائے چاہیئے کہ فوراً کشتی سے اتر پڑے لیکن اگر دریا غیر محدود ہو تو

جہاں اترا وہیں ڈوبا

اور اس کا پچھلا سفر سارا ضائع جائیگا۔ جہاں اس نے پانی پر قدم رکھا۔ وہیں ڈوبے گا۔ میں نے کہا آپ فرمایئے جس دریا کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔ وہ محدود ہے یا غیر محدود۔ وہ مبہوت سا ہو گیا اور کہنے لگا۔ کہ ہے تو غیر محدود۔ میں نے کہا بس پھر یقین رکھیں۔ کہ جہاں وہ شخص کشتی سے نیچے اترا وہیں ڈوبا۔ یہ کنارہ آجائے گا خیال صرف ایک وہم ہے۔ تو انسان خواہ سو سال بھی نمازیں پڑھتا رہے جب وہ یہ سمجھے گا۔ کہ خدا مل گیا۔ اب میں اس کشتی سے اترتا ہوں۔ تو فوراً ڈوبے گا۔ اور سو سال کی تمام نمازیں ضائع جائیں گی۔ اس لئے جب اللہ تعالےٰ کسی کو نیکی کی توفیق دے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اپنی اچھی حالت کو اور بھی سنوارے۔ تا ایسا نہ ہو کہ پچھلی عمارت بھی گر جائے۔

جب کسی شخص کے پاس ایک پیسہ ہو۔ تو وہ اس کی حفاظت بہت کم کرتا ہے۔ مگر جب ایک ہزار روپیہ ہو جائے۔ تو زیادہ انتظام حفاظت کا کرتا ہے۔ پس اگر اعمال صالحہ ایک خزانہ ہیں۔ تو خزانہ جتنا بڑھے۔ اتنی ہی اس کی حفاظت زیادہ کرنی چاہیئے۔ میں حج سے جب واپس آیا۔ تو ایک دن جہاز کے انگریز کپتان نے مجھے کہا کہ میرے نائب کو اسلام کیطرف رغبت ہے آپ میرے پاس آئیں۔ تو اس سے بات چیت کراؤں۔ دراصل اسے خود بھی دلچسپی تھی۔ کپتان کے کمرہ میں عام لوگوں کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ سوائے ان کے جن کو وہ خود بلائے میں وہاں گیا۔ تو پہلے وہ مجھے مشینری دکھاتا رہا۔ اور بتاتا رہا کہ جہاز کو اس طرح چلاتے ہیں۔ چائے وغیرہ بھی پلائی۔ اور کہا کہ میں نے آپ کو اس لئے بلایا ہے۔ کہ میرا نائب اسلام کی طرف مائل ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ اگر اس نے مسلمان ہونا ہے۔ تو آپ ہی کے ذریعہ ہو جائے۔ اس نے اسے بلایا۔ مگر میں نے محسوس کیا۔ کہ اس کا رنگ مذاق کا رنگ تھا۔

راستی کی تحقیقات

اس کی غرض نہ تھی۔ وہ مسائل پوچھتا رہا۔ دوران گفتگو میں کپتان نے مجھے کہا۔ کہ اب تو آپ حج کر آئے ہیں۔ اب تو خواہ کوئی عمل کریں جائز ہے۔ میں نے کہا کیوں۔ وہ کہنے لگا۔ کہ پچھلا تختہ اب صاف ہو چکا ہے۔ اس لئے اب آپ نئے گناہ کر سکتے ہیں۔ میں نے اسے کہا کہ جس شخص نے نیا سوٹ پہنا ہو۔ وہ زیادہ حفاظت اس کی کرتا ہے۔ یا پہلے میلے کپڑوں کی۔ اس نے کہا کہ ہر شخص نئے سوٹ کو داغ سے بچانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اس پر میں نے کہا کہ پھر آپ مجھے یہ مشورہ کس طرح دیتے ہیں۔ کہ حج کے نتیجہ میں جو نیا لباس مجھے ملا ہے۔ اسے زیادہ خراب کروں۔ تو مومن کو جب بھی نیکی کرنے کا موقع ملے۔ اسے چاہیئے کہ بجائے مغرور ہونے کے اور احتیاط سے کام لے۔ اور رمضان یا دوسری عبادتوں کے بعد ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا فرض ختم ہو گیا۔ اگر تو رمضان میں ہم نے کچھ کمایا نہیں۔ تو ہمارے لئے فخر کی کون سی بات ہے۔ اور اگر کمایا ہے۔ تو پھر اس خزانہ کی حفاظت زیادہ ضروری ہے جو حاصل کیا ہے۔ تا چور نہ لے جائیں یاد رکھو چور ہمیشہ وہیں پڑتا ہے۔ جہاں کچھ ہو۔ اور جب تم نے کوئی نیکی کی ہے۔ اور خزانہ جمع کیا ہے۔ تو کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ شیطان اب تم پر حملہ آور نہیں ہوگا۔ پس اگر تم نے رمضان میں کچھ کمایا نہیں۔ تو تمہارا فخر فضول ہے۔ اور اگر کمایا ہے تو یاد رکھو۔ کہ اب ڈاکہ ضرور پڑے گا۔ اب

تمہارے گھر میں خزانہ

ہے۔ جسے شیطان ضرور چرانے کی کوشش کرے گا۔ پہلے تمہارے پاس کچھ نہ تھا۔ مگر اب رمضان کے نتیجہ میں تمہارے ہاتھ روحانی خزانہ آیا ہے۔ اور چور اچکوں۔ جیب کاٹنے والوں کی طرف سے حملہ کا خطرہ ہے۔ اب وہ خزانہ چرانے کی۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے۔ تو تمہارے گھر کو آگ لگانے کی کوشش کریں گے۔ تا یہ خزانہ ضائع ہو جائے۔ اس لئے تمہیں چاہیئے کہ زیادہ ہوشیار رہو۔ اب تمہارے لئے زیادہ نازک مقام ہے۔ اب ایاك نعبد و ایاك نستعین پکارنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور اب وقت ہے۔ کہ زیادہ فکر کے ساتھ ہم اپنے خزانہ کی حفاظت کریں۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ خدایا پہلے ہم بالکل فقیر اور حقیر تھے۔ چور ڈاکو کی ہم پر نظر نہ پڑتی تھی۔ مگر اب تو نے اپنے فضل سے ہمیں ایک خزانہ بخشا ہے۔ کیونکہ تو نے روزوں کی توفیق دی۔ دنیوی خزانے نظر آتے ہیں۔ اور انسان ان کی حفاظت کا تھوڑا بہت انتظام کر سکتا ہے۔ پھر اس کو چرانے والا چور بھی نظر آسکتا ہے۔ مگر یہ خزانہ بھی نظر نہیں آتا۔ اور اس کا چرانے والا بھی نظر نہیں آسکتا۔ اگر یہ چوری ہو جائے۔ تو ہمیں مہینوں اس کا علم بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ کسطرح چلا گیا۔ پھر دنیوی خزانہ چرانے والے کا تو ہم کھوج بھی لگا سکتے ہیں۔ مگر اس کا پتہ بھی نہیں لگ سکتا۔ کہ کہاں گیا۔ اس لئے اسے ہمارے خدا۔ تو ہی اس خزانہ کی حفاظت فرما۔ تو نے ہی یہ ہمیں بخشا ہے۔ اور تو ہی اس کی حفاظت فرما۔ تا ہم پھر خالی ہاتھ تیرے پاس نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ملنا

اتنا مشکل نہیں۔ جتنا ان کا سنبھالنا ہوتا ہے۔ پس آپ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے رمضان میں جو فضل ہم پر نازل کیا ہے۔ اسے ہم محفوظ رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ اسلام اور جماعت کی ترقی کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اور جماعت کی ترقی کے ساتھ جو خرابیاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے۔ اور ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اپنی ذات کے لئے بھی اور اپنے متعلقین۔ اور دوست احباب کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اب خطبہ کے بعد میں جو دعاء مانگوں گا۔ اس میں بھی دوست یہ دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سب پر اپنا فضل نازل کرے۔ تا یہ خزانہ جو ہمیں ملا ہے۔ ایسا ہو جو ہم اس کے حضور لے جا کر رکھ سکیں اور تحفہ کے طور پیش کر سکیں۔

خدا تعالیٰ کے حضور تحفہ

پاک دل اور پاک ایمان کا ہی پیش کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا کرے کہ ہم اس کے حضور کوئی قابل قدر تحفہ پیش کر سکیں ؛

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۴۰ء تک خاص رعایت عام ہر قسم کے سویٹر۔ مفلر اونی۔ اور لیڈی کوٹ۔ بنیان وغیرہ خواجہ برادرز جنرل مرچنٹ انارکلی لاہور کی دوکان سے خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے چھٹے سال کے وعدوں کی دوسری فہرست

سیدنا حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانیوں کے متعلق پڑھا۔ اس پر قریباً آٹھ ہزار کے وعدے جن میں قریباً ڈیڑھ ہزار نقد تھا۔ چند گھنٹے کے اندر حضور کی خدمت میں پیش ہو گئے۔ قریباً دس ہزار کی ایک فہرست شائع کی جا چکی ہے۔ خطبہ شائع ہوئے چار دن ہوئے ہیں کہ آج ۲ دسمبر تک ۹۹/-۲۱۳ کے وعدے حضور کی خدمت میں پیش ہو چکے ہیں۔ دوسری فہرست جو ۱۰/-۹۲۳/۱ کی ہے۔ ذیل میں دی جاتی ہے۔ حیدرآباد دکن کی جماعت سے دو ہزار کا وعدہ بذریعہ تار پہنچا۔ ہر جماعت اور ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا وعدہ حضور کی خدمت میں جلد سے جلد پہنچ جائے اور خطبہ پڑھتے ہی لبیک کہنا چاہیئے۔ تاکہ السابقون الاولون کا ثواب حاصل ہو۔ وعدہ کرتے ہوئے جو خطوط احباب نے اخلاص و محبت سے حضور کو ارسال کئے۔ ان کا خلاصہ عنقریب شائع کیا جائے گا۔ یہ فہرست جو شائع ہو رہی ہے اس میں سو فی صدی احباب کے وعدے سال پنجم سے اضافہ کے ساتھ ہیں۔

(دفتر تشل سکرٹری تحریک جدید)

۱۔ چوہدری نور احمد خانصاحب قادیان ۳/۷/
۲۔ اہلیہ منشی نور احمد صاحب " ۴/-۵/
۳۔ میاں دین محمد صاحب " ۵/۵/
۴۔ عبدالکریم صاحب خالد " ۷/-
۵۔ قائم الدین صاحب نبینی بانگر ۵/-۹/
۶۔ محمد ابراہیم صاحب کانچوری قادیان ۱/-۱۲/
۷۔ والدہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین ۶/-
۸۔ محمد صدیق صاحب مجاہد تحریک جدید ۱۶/-
۹۔ منشی عبدالسمیع صاحب دارالفضل ۴/-۵/
۱۰۔ مولوی عطا محمد صاحب معہ اہلیہ انسپکٹر آف ورکس دارالفضل ۸/۲۲
۱۱۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب اتالیق دارالبرکات ۸/۱۹
۱۲۔ عملہ و طالبات گرلز سکول ۲۵۵/-
۱۳۔ منشی سربلند صاحب قادیان ۱/-۵/
۱۴۔ مولوی شریف احمد صاحب مدرسہ احمدیہ ۴/۵
۱۵۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب معہ خاندان ۱۲۵/-
۱۶۔ جلیل احمد صاحب شاہد قادیان ۹/-
۱۷۔ ممتاز علی صاحب صدیقی " ۸/-
۱۸۔ عطاء اللہ صاحب پاہل پوری ۴/۵/
۱۹۔ میاں عطاء محمد صاحب موذن ۶/-۷/
۲۰۔ حافظ شفیق احمد صاحب مدرسہ احمدیہ ۲/-۱۰/
۲۱۔ مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ ۸/-۳۰/
۲۲۔ سلطان احمد صاحب این ایم شیٹ ۲/-۱۲/
۲۳۔ چوہدری عبداللطیف صاحب میڈیکل سکول۔ امرتسر ۸/۸
۲۴۔ محمد شفیع صاحب سیالکوٹ ۱۲/-
۲۵۔ مولوی نور محمد صاحب اوورسیر غازی گھاٹ ۱۱۶/-
۲۶۔ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بھوانی ۱۸۷/-
۲۷۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب جوڑہ کرنانہ ۱۴/-
۲۸۔ شیخ عبدالغنی صاحب کالکا ۵۱۰/-
۲۹۔ محمد شریف صاحب چغتائی دہلی ۷۰/-
۳۰۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب گوڑگانوں ۲۰۰/-
۳۱۔ سیدہ امۃ القیوم صاحبہ گوڑگانوں ۱۲۰/-
۳۲۔ منشی الطاف حسین صاحب بورڈنگ تحریک ۲۷/-
۳۳۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی معہ اہلیہ ۱۴/۵۰
۳۴۔ مولوی عطا محمد صاحب معہ اہلیہ ۶/۱۵
۳۵۔ محلہ مسجد فضل قادیان ۵/-۲۰۷/
۳۶۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد ۸/-۱۲/
۳۷۔ منشی محمد الدین صاحب واصلباقی نویس ۲۱/-
۳۸۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب اعجاز قادیان ۱۶/-
۳۹۔ بابو عبدالحمید صاحب لیگ سیکرٹری دہلی ۹۰/-
۴۰۔ چوہدری خلیل احمد صاحب مجاہد حیدرآباد دکن ۱۸/-
۴۱۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب مجاہد قادیان ۸/۲۰
۴۲۔ صوفی محمد یعقوب صاحب معہ اہلیہ ڈسپنسر قادیان ۶/۱۲
۴۳۔ اہلیہ امۃ اللہ صلاح الدین صاحب فیروزپور ۸/۲۰
۴۴۔ حافظ عبدالسلام صاحب شملہ معہ اہلیہ ۲۰۷/-
۴۵۔ عطاء اللہ خانصاحب بی۔ اے چک ۱۳ ۳۴ ۳۰/-
۴۶۔ حکیم محمد قاسم صاحب معہ اہلیہ لالہ موسیٰ ۵/۲۷
۴۷۔ سید بدرالدین احمد صاحب کلکتہ ۶/-
۴۸۔ محمد احسان الحق صاحب پوربنی ۹/-۴
۴۹۔ عبدالسلام صاحب بی۔ اے دارالبرکات ۸/۵
۵۰۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر سرگودھا ۳۲/-
۵۱۔ میاں عباس احمد خانصاحب دہلی ۹۰/-
۵۲۔ مولوی محمد شہزادہ صاحب معہ اہل و عیال قادیان ۶/۳۱
۵۳۔ امۃ العزیز عائشہ صاحبہ لاہور ۳۵/-
۵۴۔ سید محمد عبداللطیف صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان ۲۷/-
۵۵۔ میاں غلام محمد صاحب اختر معہ اہلیہ دلبر لاہور ۸/۲۳۲
۵۶۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب معہ اہل و عیال لاہور ۲۵۶/-
۵۷۔ بابو نذیر احمد صاحب اوورسیر کراچی ۱۲۳/-
۵۸۔ " عطاء اللہ صاحب نئی دہلی ۷۵/-
۵۹۔ چوہدری انوار حسین خانصاحب وکیل نواں شہر ۱۴۶/-
۶۰۔ چوہدری فضل الٰہی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دیپال پور ۴/۵۸
۶۱۔ حاجی عبدالکریم صاحب کراچی ۴۰/-
۶۲۔ سید محمد حسین صاحب قانون گو نارووال ۲۲/-
۶۳۔ سید منظور احمد صاحب خوردہ ۲۰/-
۶۵۔ ملک فیروز الدین صاحب جگر یار ۱۳۵/-
۶۶۔ بابو محمد شریف صاحب لاہور ۲۰/-
۶۷۔ چوہدری محمد اسمٰعیل خان صاحب کانسٹیبل گراہی دارالفضل ۲۱/-
۶۸۔ شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر معہ اہل و عیال لاہور ۱۶۰/-
۶۹۔ محمد رمضان صاحب گجراتی کوٹ مومن ۱۵/
۷۰۔ میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی پنشنر لاہور ۴۵۵/-
۷۱۔ مسعودہ بیگم صاحبہ قادیان ۸/۲۲
۷۲۔ قاضی عطاء الرحمٰن صاحب امرتسر ۸/-
۷۳۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب سیالکوٹ ۱۳۲/
۷۴۔ نواب محمد عبداللہ خان صاحب سندھ ۶۰۱/
۷۵۔ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۳۵۱/
۷۶۔ ڈاکٹر لعل الدین صاحب کمپالہ ۵۰۰/-
آپ نے نہ صرف سال ششم کا وعدہ ۵۰۷/- شلنگ کا بذریعہ تار افریقہ سے پیش کیا۔ بلکہ آپ نے ۳۰ نومبر کو ۴۱۷/- شلنگ کا وعدہ سال پنجم بھی بذریعہ تار سو فی صدی پورا کیا۔
۷۷۔ خیرالدین صاحب سیکھواں ۱۶/-
۷۸۔ مولوی امام الدین صاحب ابوالکمل ۴/۵
۷۹۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان ۴/۲۵۱
۸۰۔ ماسٹر محمد الدین صاحب معہ والدہ صاحبہ نصرت گرلز سکول قادیان ۱۴/-
۸۱۔ مستری رشید احمد صاحب دارالبرکات ۶/-
۸۲۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی قادیان ۶/۵
۸۳۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر امرتسر ۳۱۵/-
۸۴۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان ۱۲۷/-
۸۵۔ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان ۱۲/-
۸۶۔ امۃ الوہاب عائشہ بنت قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان ۴/۶
۸۷۔ امۃ الرحمٰن صاحبہ ہمشیرہ قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان ۱۵/-
۸۸۔ مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی معہ ہر دو اہلیہ ۸/۶۱
۸۹۔ غلام محمد صاحب زرگر قادیان ۸/۵/
۹۰۔ ملک محمد شفیع صاحب چونڈہ ۱۱/-
۹۱۔ خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب پنشنر ڈسٹرکٹ جج منٹگمری پور ۲۵۵/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

259
Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۲- نور احمد خان صاحب لدھیانہ ۶/۰
۹۳- چوہدری عبد الاحد صاحب لائلپور ۸۰/۰
۹۴- ماسٹر چراغ دین صاحب روپڑ ۱۶/۰
۹۵ منشی عبد الخالق صاحب قادیان ۲۷/۰
۹۶- اخوند ڈاکٹر عبد العزیز صاحب دھرکی ۱۲۵/۰
۹۷- اہلیہ صاحبہ فرخندہ اختر صاحبہ " ۳۵/۰
۹۸- اہلیہ صاحبہ مرحومہ حفیظہ بیگم " ۳۰/۰
۹۹ چوہدری عبد الرحمن صاحب رانجھہ لائلپور ۳۲/۰
۱۰۰- بابو اعراف اللہ صاحب معہ اہلیہ ۴/۱۴
۱۰۱ سید عبد الوحید صاحب درگئی سرحد ۱۲۰/۰
۱۰۲ ڈاکٹر فتح الدین صاحب ٹوپی سرحد ۱۰۰/۰
۱۰۳ منیر احمد صاحب پسر " " ۶/۰
۱۰۴ نصیراں دختر " " ۶/۰
۱۰۵ محمد اسماعیل صاحب فوق بکھا ۱۵/۰
۱۰۶ حمیدہ اختر اہلیہ صاحبہ " ۵/۰
۱۰۷ رضیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ہمشیرہ ۵/۰
۱۰۸ ڈاکٹر اعظم علی صاحب گمودال معہ اہلیہ و بچگان ۹۰/۰
۱۰۹ غلام رسول صاحب وزیر آبادی معہ اہلیہ قادیان ۱۰/۲
۱۱۰ محمودہ بیگم صاحبہ بنت نواب محمد علی خانصاحب مالیرکوٹلہ ۳۵/۱
۱۱۱ چوہدری غلام جیلانی خانصاحب بنگہ ۶/۰/۴
۱۱۲- ڈاکٹر ایس- اے صوفی جگادھری ۲۱/۰
۱۱۳- سید عبد الحی صاحب معہ اہلیہ کنزی ۹۷/۰
۱۱۴ نور احمد صاحب سنوری قادیان ۱۳/۰
۱۱۵- ڈپٹی فقیر اللہ خانصاحب میرٹھ چھاؤنی ۱۴۰/۰
۱۱۶ سید صادق علی صاحب ۱۲۵/۰
۱۱۷ مستری عبد الرحیم صاحب جہلم ۱۱/۰
۱۱۸- صوفی خدا بخش صاحب عبد معہ اہلیہ لاہور ۲۶/۴
۱۱۹ صوفی کریم بخش صاحب " ۶/۱
۱۲۰ " رحیم بخش صاحب " ۶/۸
۱۲۱ غلام حیدر صاحب تلونڈی کھجور والی ۳۲/۰
۱۲۲- محمد اسحاق صاحب جیکب آباد ۱۰/۰
۱۲۳- ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب امرتسر ۴۱/۰
۱۲۴- مولوی عطا محمد صاحب کچہری گورداسپور ۲۲/۰
۱۲۵- بابو عبد الواحد صاحب جلو ۵/۲/۶
۱۲۶- ماسٹر محمد ذکاء اللہ صاحب سمانی لاہور ۷/۰
۱۲۷- منشی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد لاہور ۵۲/۰
۱۲۸- چوہدری فتح محمد خان صاحب مع کاندار شیانہ ۶/۴
۱۲۹- چوہدری بوٹے خانصاحب نمبردار " ۵/۴
۱۳۰- " برکت علی خانصاحب ۵/۵
۱۳۱ غلام قادر صاحب دینا پور ۳۴/۰
۱۳۲ حکیم محمد صدیق صاحب شاہدرہ معہ اہلیہ ۳۶/۸
۱۳۳ نیل محمد صاحب موگا- ۶/۰
۱۳۴ حکیم مختار احمد صاحب معہ اہلیہ شاہدرہ ۳۰/۰
۱۳۵- جماعت حیدرآباد دکن ۲۰۰۰/۰
۱۳۶ شیخ محمد بخش صاحب کڑیانوالہ ۳۲/۰
۱۳۷- جماعت دیروال ۲۶/۰
۱۳۸ میاں محمد امیر صاحب پنشنر دار العلوم ۵۲/۰
۱۳۹ ملک ظفر الحق خانصاحب گڈگاؤں ۱۰۶/۰
۱۴۰- جماعت کرتار پور ۷/۴/۱
۱۴۱ چوہدری عطا محمد صاحب بسراواں ۱۸/۰
۱۴۲ چوہدری ڈاکٹر علی گوہر صاحب " ۱۸/۰
۱۴۳ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قادیان ۱۶۵/۰
۱۴۴ بابو شاہ محمد صاحب پرور کانگڑہ ۱۶/۹
۱۴۵ سید محمود عالم صاحب معہ اہلیہ قادیان ۴۶/۶
۱۴۶ میر عبد اللہ صاحب سرائے عالمگیر ۵/۲

قادیان میں یوم سیرت پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر

جلوس اور شاندار جلسہ

قادیان ۳- دسمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کے ارشاد کی تعمیل میں مقامی انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام آج پہلا یوم سیرت پیشوایان مذاہب منایا گیا جس کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

اس موقعہ پر لوکل انجمن کی طرف سے مختلف پمفلٹ شائع کر کے اس دن کی کارروائی سے آگاہ کیا گیا۔ پونے دس بجے ایک جلوس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے میدان میں مرتب کیا گیا۔ جو قصبہ کے مختلف حصوں سے گزرتا ہوا۔ گیارہ بجے مسجد اقصےٰ میں پہنچا۔ دوران جلوس میں مختلف مقامات پر حضرت کرشن جی حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام اور دیگر انبیاء کے متعلق مختصر تقریریں کی گئیں۔ نعتیہ نظمیں اور اشعار پڑھے گئے۔ نیز اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔ جلوس ختم ہونے پر مسجد اقصیٰ میں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ مستورات کے لئے سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ہاں بذریعہ آلہ نشر الصوت تقاریر سننے کا انتظام تھا۔

صاحب صدر نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک نام "امن کا شہزادہ" بھی خدا تعالےٰ نے رکھا ہے۔ اور انبیاء کو جو خطاب ملتے ہیں۔ وہ دنیاوی حکمرانوں کے خطابات کی طرح محض الفاظ نہیں ہوتے بلکہ حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور ان جلسوں کا انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "شہزادہ امن" ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ آپ کی بعثت ایسے وقت میں ہوئی۔ جب کہ ہندوستان میں ایک دوسرے کے بزرگوں اور پیشواؤں کی نہ صرف عزت نہ کی جاتی بلکہ برائی سے یاد کیا جاتا تھا۔ مگر جب ہم میں سے کوئی شخص اپنے باپ کی بے عزتی گوارا نہیں کر سکتا تو جو شخص ہمارے آباؤ اجداد سے عزیز ترین ہستی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ اسے ہم کس طرح برداشت کر سکتے ہیں۔ اور ان سے جو اس کے مرتکب ہوں کس طرح صلح کر سکتے ہیں۔ سو اس ناروا فعل کا ازالہ ہونا چاہئیے۔ جس کا طریق یہ ہے۔ کہ ہر وہ مذہب جو دنیا میں جڑ پکڑ کر ایک درخت کی مانند ہو گیا۔ اس کے بانی کو دنیا کے بیشتر حصہ میں قبولیت حاصل ہو گئی۔ اس کے راستباز ہونے میں شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کی عزت و توقیر کرنی چاہئیے۔ اسی اصل کے ماتحت یہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ حضرت میر صاحب کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے حضرت کرشن علیہ السلام کے متعلق تقریر کی جس میں بتایا کہ آپ ظالم کے ظلم کو روکنے اور مظلوم کو اس کا حق دلانے کی کس قدر کوشش کرتے۔ اور آپ کیسے اعلےٰ اخلاق کے مالک تھے۔

گیانی دلیپ سنگھ صاحب امرتسری نے حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر تقریر کی۔ گیانی صاحب نے اس جلسہ کے قیام پر اظہار خوشی کرتے ہوئے بانیان جلسہ کو مبارکباد دی۔ اور کہا میرے دیکھنے میں یہ پہلی مثال ہے۔ کہ ایک پلیٹ فارم پر تمام مذاہب کے بزرگان کی زندگیوں پر روشنی ڈالنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس سے ہر شخص کے دل میں دوسرے کے پیشوا کی عزت و توقیر پیدا ہو کر آپس میں اتفاق و اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور بتایا کہ گرو نانک دیو جی مہاراج کا بھی یہی طریق تھا۔ کہ آپ کسی کو برا نہ کہتے۔ اور نہ برا کہنے کو اچھا خیال فرماتے۔

پھر پنڈت عبد اللہ بن سلام صاحب نومسلم فاضل سنسکرت نے حضرت رام چندر جی کے حالات پر تقریر کی اور بتایا کہ آپ کے متعلق بچپن میں ہی ایک بزرگ نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ اس طرح راکھشوں اور ظالموں کا مقابلہ کر کے ان کو مٹا دیں گے جس طرح سورج تاریکی کو دور کر دیتا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کی زندگی کے واقعات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اسلامی اصول ہی درست ہیں۔ مثلاً انہوں نے اپنی بیوی سیتا کی حفاظت کے لئے جنگ کی۔ اور اسلام نے عورت کی عزت کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ گو اسلام نے اس سے بڑھ کر یہ بھی کیا ہے۔ کہ عورت کو اس کے حقوق بھی دینے چاہئیں۔

ایس- ایس امول صاحب پرنسپل گورو رامداس کالج امرتسر نے بھی حضرت باوا نانک علیہ الرحمۃ کی سیرت پر پنجابی میں تقریر کی۔ جس میں بتایا۔ کہ آپ سب سے یکساں سلوک کرتے تھے۔ اور آپ کا یہ ارشاد تھا۔ کہ جس طرح اپنی پیاری چیزوں کو پیار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے کی پیاری چیزوں کو بنظر عزت دیکھنا چاہئیے۔

آخر میں آپ نے اس جلسہ کی غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ بہت ہی مفید تحریک ہے۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ اب یہ رو چل پڑی ہے۔ کئی جگہوں میں سیرت النبی کے جلسے ہوتے ہیں۔ تو ہم بڑی خوشی سے بانیٔ اسلام کے حالات پر تقریریں کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی ایسے جلسے کرنے لگ گئے ہیں۔

گیانی صاحب کے بعد صاحب صدر نے مختصر سی تقریر میں فرمایا۔ کہ یہ اصول قرآن نے احسن طور پر پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ